

اسلام میں عورت کا مقام

<?xml encoding="UTF-8">

حمد و ثناء کے بعد

اسلام نے عورت کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی ہے اور اسکا مقام و مرتبہ بیان کیا ہے ۔ اسے سر بلند کیا ہے ، عالی مقام دیا ہے اور اسکی قدر و منزلت بڑھائی ہے ۔ عورت کا اسلام میں بڑا بلند مقام ہے ۔ اسے ایک قابل احترام شخصیت قرار دیا گیا ہے اس کے حقوق متعین کئے گئے ہیں اور اس کے فرائض و واجبات طے کئے گئے ہیں ۔ مرد و زن میں یکسانیت : اسلام میں عورت کو مرد کی ہم جنس ہم نسل قرار دیا ہے کہ وہ دونوں ایک ہی اصل سے پیدا کئے گئے ہیں تاکہ دونوں اس دنیا میں ایک دوسرے سے انس و محبت پائیں اور خیر و صلاح کے ساتھ سعادت و خوشی سے سرفراز ہوں ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد گرامی ہے : { عورتیں مردوں کی ہم جنس و ہم نسل ہیں } (مسند احمد ۔ صحیح الجامع = 1983)

اسلامی تعلیمات کی رو سے شرعی احکام میں عورت بھی مرد کی طرح ہے ، جو مطالبہ مردوں سے ہے وہی عورت سے اور جن افعال کے کرنے یا نہ کرنے پر جو مرد کو ہے وہی عورت کو بھی ہے ۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے : {اور جو نیک کام کرے گا ، مرد ہو یا عورت ، اور وہ صاحب ایمان بھی ہو گا تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہونگے ، اور انکی تل برابر بھی حق تلفی نہیں کی جائے گی } (النساء : 144) جبلی و فطرتی فرق : عورت زندگی کے تمام معاملات میں امانتیں سنبھالنے میں بھی مردوں کی طرح ہے سوائے ان معاملات کے جن میں مرد و زن میں فرق کرنے کا مطالبہ کوئی بشری ضرورت یا فطرت و جبلت کریں ، اور اسلام میں بنی آدم کی عزت و تکریم کے اصول و قواعد کا یہی تقاضا ہے ۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے :

{ ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور انہیں خشکی و تری میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی } (بنی اسرائیل : 70)

عورت ایک نعمت : برادران ایمان ! اسلام نے عورت کی فضیلت اسکا مقام و مرتبہ اور رفعت و شان بیان کرتے ہوئے اسے ایک عظیم نعمت اور اللہ کا ایک قیمتی تحفہ قرار دیا ہے اور اس کی عزت و تکریم اور رعایت و نگرانی یا خاص خیال رکھنے کو ضروری قرار دیا ہے ۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے : { آسمانوں اور زمین کی تمام بادشاہی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے ، جسے چاہتا ہے ، بچیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا بیٹوں (اولاد نرینہ) سے نوازتا ہے اور کسی کو نرینہ و مادینہ دونوں طرح کی ملی جلی اولاد عطا فرماتا ہے ، اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے ۔ } (الشوری : 50)

مسند امام احمد میں ہے :

{ جس کے بچی پیدا ہوئی ، اس نے اسکو زندہ درگور نہیں کیا ، اس کی اہانت و تحقیر نہیں کی اور نہ ہی لڑکے کو اس پر ترجیح دی ، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا } (مسند احمد)

اسلام میں بچی کا مقام :

اسلامی تعلیمات کے زیر سایہ عورت اسلامی معاشرے میں پوری عزت و تکریم سے زندگی گزارتی ہے ۔ اور یہ عزت و تکریم اسے اس دنیا میں قدم رکھنے سے لیکر زندگی کے تمام حالات سے گزرتے ہوئے حاصل رہتی ہے ۔ اسلام نے عورت کے بچپن کی بڑی رعایت کی ہے اور اس کے حقوق کا تحفظ کیا ہے اور اس پر احسان و حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے ۔ صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ارشاد نبوی ہے :

{ جس نے دو بچیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ بلوغت کو پہنچ جائیں ، وہ قیامت کے دن یوں میرے ساتھ (جنت میں) ہو گا اور آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی دو انگلیوں کو جوڑ کر اشارہ کیا { (صحیح مسلم)

اور صحیح مسلم میں ہی ایک اور حدیث میں ہے ، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

{ جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ انکے معاملہ میں صبر کرے اور اپنی کمائی سے انہیں کپڑا پہنائے (کھلائے پلائے) وہ اس کے لئے جہنم کی راہ میں دیوار بن جائیں گی { (صحیح مسلم)

اسلام میں ماں کا مقام و مرتبہ :

اسلام نے عورت کو ماں ہونے کی صورت میں ایک خاص درجہ کے اکرام و احترام سے نوازا ہے اور اس کا خصوصی خیال رکھنے اور خدمت و حسن سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے ۔ ارشاد الہی ہے :

{ تیرے رب کا یہ فیصلہ صادر ہو چکا ہے کہ تم لوگ اس کے سوا کسی کی عبادت ہرگز نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ { (بنی اسرائیل : 23)

بلکہ ماں کے ساتھ حسن سلوک کو والد سے بھی زیادہ اہمیت دی ۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس ایک آدمی آیا او اس نے عرض کیا :

{ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم ! میں کس کے ساتھ نیکی و حسن سلوک کروں ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : اپنی ماں کے ساتھ ۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا : اس کے بعد ؟ تو فرمایا : اپنی ماں کے ساتھ ۔ اس نے عرض کیا : اس کے بعد ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : اپنی ماں کے ساتھ ۔ اور اس نے کہا : اسی کے بعد : تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : اپنے باپ کے ساتھ { (متفق علیہ)

اسلام میں بیوی کا درجہ :

اسلام نے عورت کے بیوی ہونے کی حیثیت سے بھی بڑے حقوق بیان کئے ہیں اور شوہر پر انکی آدائیگی کو ضروری قرار دیا ہے جن میں سے ہی اس کے ساتھ اچھے طریق ، حسن سلوک ، نرمی اور عزت و احترام سے پیش آنا بھی ہے ۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد ہے :

{ خبردار عورتوں سے حسن سلوک اور اچھا برتاؤ کرو ۔ وہ (اللہ کی طرف سے) تمہارے زبردست کنیزی ہیں { (متفق علیہ)

زیادہ کامل الایمان وہ ہے جو سب سے زیادہ حسن اخلاق والا ہے اور تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر کی عورتوں کے لئے اچھا ہے ۔ { (ابوداؤد ، ترمذی ، مسند احمد)

بہن ، پھوپھی اور خالہ کے حقوق :

اسلام نے عورت کے بہن ، پھوپھی اور خالہ ہونے کی صورت میں بھی انکے حقوق کا بڑا خیال رکھا ہے ۔ چنانچہ ابوداؤد و ترمذی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد ہے :

{اگر کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہیں اور وہ انکے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا رہا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا }

(ابوداؤد ، ترمذی)

عورت چاہے کوئی بھی ہو : عورت کے اجنبی ہونے کی شکل میں بھی اسلام نے اسکی مدد و تعاون کرنے اور اس کا خیال رکھنے کی تاکید کی ہے ۔ چنانچہ بخاری و مسلم میں ہے :

{کسی بیوہ و مسکین کی مدد کرنے والا ایسے ہے جیسے کہ کوئی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہو ، یا پھر وہ ایسے ہے جیسے کوئی بلاناغہ راتوں کو تہجد گزار ہو ، یا پھر کوئی مسلسل روزے رکھنے والا ہو ۔ } (بخاری و مسلم)

معاشرتی حیثیت :

مسلمانو ! اسلام میں عورت کی معاشرتی حیثیت اور اسکا مقام و مرتبہ بڑا بلند اور محفوظ ہے ۔ اسے تمام حقوق حاصل ہیں اور اسلام نے انکے دفاع و تحفظ کی ذمہ داری لی ہے اور اگر کسی طرف سے لاپرواہی یا حقوق کی پامالی ہو رہی ہو تو اسے اپنے حقوق طلب کرنے کا اختیار دیا گیا ہے ۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد ہے :

{ صاحب حق کو مطالبہ کرنے کی اجازت ہے }

حق خود ارادیت : اسلام نے عورت کو اپنی زندگی میں حق اختیار و خود ارادیت عطا کیا ہے وہ اپنی زندگی کے معاملات میں تصرف کا حق رکھتی ہے ۔ شرعی قواعد میں سے ہی ایک قاعدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

{ انہیں (نکاح کرنے سے) مت روکو ۔ } (البقرہ : 232)

ایسے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

{ کسی بیوہ و مطلقہ عورت سے اسکی زبانی اجازت لئے بغیر اسکا نکاح نہ کیا جائے اور کسی کنواری لڑکی سے اجازت کا اشارہ لئے بغیر اسکا نکاح نہ کیا جائے ۔ } (صحیح مسلم)

عورت قابل اعتماد و مشورہ :

اسلام کی نظر میں عورت ایک قابل اعتماد شخصیت ہے اور اس سے مشورہ بھی کیا جا سکتا ہے ، حتیٰ کہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم جو کہ تمام انسانوں سے زیادہ علم والے اور سب سے بڑھ کر صائب الرائے تھے ، اسکے باوجود آپ صلی اللہ علیہ و سلم اپنی بیویوں سے کئی مواقع اور بڑے اہم مسائل و معاملات میں مشورہ لیتے تھے ۔

اقتصادی و مالی اور تجارتی حقوق : برادران اسلام ! اسلام میں عورت کو تجارت یا کوئی بھی تجارت کرنے کی مکمل اقتصادی آزادی حاصل ہے ۔ وہ بھی مرد کی طرح ہر جائیز طریقہ و شکل سے کمائی کر سکتی ہے ۔ وہ اپنے

مال و جائیداد میں اپنی مرضی سے جو چاہے تصرف کر سکتی ہے ۔ اس پر کہیں بھی اور کوئی بھی جبرا وصی و گارڈین نہیں بن سکتا ۔

چنانچہ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

{ اور یتیموں کو انکے بالغ ہو جانے تک سدھارتے اور آزماتے رہو، پھر (بالغ ہونے پر) اگر ان میں عقل کی پختگی دیکھو تو ان کے مال انکے حوالے کر دو ۔ } (النساء : 4)

اقتصادی تحفظ :

صرف یہی نہیں بلکہ اسلام نے عورت کو اقتصادی تحفظ دینا بھی فرض قرار دیا ہے اور یہ وہ چیز ہے کہ اسکی اسلام سے قبل کسی دوسرے دین میں مثال تک نہیں ملتی ۔ اسلام نے عورت کے ماں ، بیٹی ، بہن اور بیوی حتی کہ اجنبی ہونے کی شکل میں بھی اسکے نان و نفقہ کی ذمہ داری اٹھائی ہے تاکہ وہ کام کاج کرنے اور کمانے کی تمام فکروں سے آزاد ہو کر پورے اطمینان قلبی سے اپنے فرائض منصبی اور فطری ذمہ داریاں ادا کر سکے ۔ مومنو ! اسلام میں عورت کے مقام و مرتبہ کی یہ صرف چند جھلکیاں ہیں بلکہ جسے سمندر سے چند قطرے یا مشتبہ نمونہ از خروارہ کہا جاتا ہے یہ صرف وہی ہے ۔

دشمنان اسلام کی چالیں :

مسلمانو ! دشمنان اسلام کی نیندیں ان عالی قدر اسلامی تعلیمات نے اچاٹ کر رکھی ہیں اور وہ راتوں کو اپنے بستروں پر پڑے بھی بے چین رہتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اور انہی کے ہم نوالہ و ہم مشرب لوگوں نے عورت کے معاملات و حقوق کے معاملہ میں اپنے تصورات و زعم کے مطابق دخل اندازی کرنا شروع کر رکھا ہے جس کے شور میں فضیلت و کرامت اور عزت و شرف کا دم گھٹ رہا ہے اور اخلاقیات کا دیوالیہ نکل گیا ہے ۔ وہ ایسے ایسے نعرے لیکر سامنے آ گئے ہیں جو عورت کو اس کے دین سے آزادی دلانے اور اسلام سے خارج کرنے کا باعث ہیں ۔ ایسے اصول و مبادیات گھڑ لائے ہیں جو اسکی فطرت سے متصادم اور ایمانی قدروں کے سراسر منافی ہیں ۔

ایسے سبز باغات اور نعرے جو گندی و بدبودار تہذیبوں ، فاسد و بگڑے ہوئے پیمانوں اور مہلک و تباہ کن اصولوں سے جنم لیتے ہیں وہ شر و فساد اور بگاڑ لانے والی چیزوں کو انتہائی پر فریب اور چمک دمک والے ناموں سے بنا سنوار کر پیش کر رہے ہیں ۔

مسلم نوجوان نسل :

اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ بعض مسلمان نسل کے جوان جن کی فکر میں کجی اور نظر میں خلل ہے وہ بھی وہی نعرے لگا رہے ہیں اور انہی گمراہ کن ضلالت کو اپنائے ہوئے اور انحراف پذیر نظریات کو اختیار کئے ہوئے انہیں ہی دوسرے مسلمانوں میں رواج دینے کے لئے کوشاں نظر آتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ انکے قلم اپنی اصل و نسل اور اسلامی وراثت کے خلاف زہراگلتے ہیں ۔

عورت کی عزت پردے میں : برادران اسلام ! اعدائے دین اور دشمنان اسلام کو یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ یہ

دین اسلام عورت کو عظیم مقام و مرتبہ اور مکمل تحفظ دیئے ہوئے ہے۔ اور انہیں اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ اصل الاصول یہی ہے کہ عورت اپنی مملکت اور گھر کے اندر رہے اور پورے سکون و اطمینان سے رہے اور صاحب استقرار اور خاندانی فضا والے گھروں میں ٹک کر رہے۔ عورت کے حقوق خاندان کی نگرانی میں رہتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے پر منحصر ہیں اور عورت کا گھروں سے بلاضرورت و عذر باہر نکلنا باعث مؤاخذہ ہے

گھروں میں ہی اس کی عزت و حشمت ہے اسی میں اسکے ایمان و عصمت کا تحفظ ہے اور اسی میں اس کی کرامت و عفت کا راز ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

{ اور تم اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور عہد جاہلیت کا سا اظہار زینت نہ کرو۔ } (الاحزاب : 33)

اور نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہے : { ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں }

کفار و معاندین اسلام کی کوششیں :

اسلام کی ان تعلیمات نے کفار و معاندین اسلام کا ناک میں دم کر رکھا ہے وہ ہر وسیلے اور طریقے سے کوشاں ہیں تاکہ عورت کو اسکے گھر کے پر امن سائے اور پر استقرار ٹھکانے سے باہر نکال دیں تاکہ وہ چادر اور چار دیواری سے نکل کر مطلق العنان اور بے مہار ہو جائے۔ وہ عورت کو اسلامی تعلیمات سے باغی کرنے اور اخلاقی اقدار سے آزاد کروانے کے لئے ہلکاں ہوئے جا رہے ہیں کبھی آزادیء نسواں کے نعرے سے ، کبھی آزادی و مساوات کے نام سے کبھی جھوٹی ترقی و عروج کے حوالے سے۔ ایسی اصطلاحات کہ جن کا ظاہر تو عورت کے ساتھ رحم و کرم اور بھلائی و بہتری والا لگتا ہے لیکن دراصل وہ سراسر شر ہیں۔ ان کی بنیاد ہی اخلاقی اقدار کو تلیٹ کرنے ، مفاہیم و معانی کو الٹا کر رکھ دینے اور تمام روابط و اقدار ، خاندانی ذمہ داریوں اور معاشرتی حقوق سے عورت کو آزاد کروا دینے پر رکھی گئی ہے اور نتیجہ یہ کہ عورت لذت و شہوت رانی کے بازاروں میں بکنے والا مال بن کر رہ جاتی ہے۔

ان لوگوں کی نظر میں عورت اپنے گھر کے معاملات اور اولاد کی تربیت کے سلسلہ میں آزاد ہے اور کمانے ، بھاگ دوڑ کرنے اور دوسروں کی نگاہوں کی اپنی طرف کھینچنے جیسے تمام امور خود اسے ہی سر انجام دینے ہیں اور اسے اسکی آزادی قرار دے رکھا ہے اگرچہ اس میں اسے اپنی عفت و عصمت ، اخلاق و کردار سے ہی کیوں نہ ہاتھ دھونے پڑیں اور خاندان کو اخلاقی اقدار کی بربادی ہی کیوں نہ سہنی پڑے۔ اور پھر اس شکل میں نہ تو وہ اپنے رب کی اطاعت کرتی ہے نہ اپنے شوہر کے حقوق ادا کرنے کی پابند ، نہ اس کا ایک پاک معاشرہ قائم کرنے میں کوئی رول ہوتا ہے ، اور نہ ہی نسل نو کی تربیت کرتی ہے۔

برادران اسلام !

یہ ان کفار اور معاندین اسلام کے نظریات آزادی ہیں جو انسان کو ضائع کر کے رکھ دیتے ہیں ، اسکی شرافت و کرامت کو مٹا دیتے ہیں انسان کا اسکے اصل اغراض و مقاصد سے ہٹا دیتے ہیں اور اخلاقی اقدار کا فقدان ان کا لازمی نتیجہ ہے۔

جبکہ اسلامی نقطۂ نظر سے عورت معاشرے کا ایک اہم عنصر ہے اور اصل یہ ہے کہ عورت ہی نسل نو کی مربی ہوتی ہے۔ وہی ہیروز کو جنم دیتی ہے۔

اور اس کے باوجود اسلام میں عمل خیر کا بڑا مقام و مرتبہ ہے۔

اسلام کی تعلیمات عورت کو ایسے انداز سے میدان عمل میں اترنے سے ہرگز نہیں روکتیں کہ جن سے اسکا نفس ، اخلاق عزت و کرامت ، شرم و حیاء ، عفت و عصمت میں کوئی خرابی نہ آئے پائے اور جن میں وہ اپنے دین و بدن ، عزت و آبرو اور دل کا تحفظ کرنے پر قادر ہو اور یہ صرف ایسے ہی کاموں میں ممکن ہے جو اسکی طبیعت و فطرت ، اسکی طبعی میلانات و رجحانات اور صلاحیتوں سے مناسبت رکھتے ہوں ۔ اسی اصول کے پیش نظر اسلام عورت کو ہر اس کام سے پوری قوت سے روکتا ہے جو دین کے منافی ہو ، اخلاق سلیمہ و اقدار عالیہ کے برعکس ہو ۔ عورت کے کام کرنے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ عزت و باوقار ، مظاہر فتنہ سے دور ، مردوں کے ساتھ میل جول سے پاک ، بے پردگی سے محفوظ اور گناہ و فجور کی دعوت دینے والا نہ ہو ۔ اور اگر ہم اس حقیقت واقع کو جاننا چاہیں جو کہ ہمارے اس منہج اسلامی کے مخالف ہے تو پھر ایک مغربی مصنف کی یہ تحریر پڑھ کر دیکھیں ۔

آزادیء نسواں ،

بعض اہل مغرب کی نظر میں وہ نظام جس میں عورت کے میدان عمل میں اترنے اور کارخانوں میں کام کرنے کو ضروری قرار دیا گیا ، اس سے ملک کو چاہے کتنی بھی دولت و ثروت مہیا ہو مگر یہ بات یقینی ہے کہ اس سے گھریلو زندگی کی عمارت زمین بوس ہو کر رہ جاتی ہے کیونکہ اس نظام نے گھر کے ڈھانچے پر حملہ کر کے خاندان کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور معاشرتی تعلقات و روابط کے سلسلے کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ہے ۔ ایک دوسری مغربی مصنفہ جو کہ ڈاکٹر بھی ہے ، وہ اپنے مغربی معاشرے کے اندر رونما ہونے والے بحرانوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتی ہے :

[خاندانی زندگی میں رونما ہونے والے بحرانوں کا سبب اور معاشرے میں جرائم کے بکثرت ہو جانے کا راز اس بات میں پوشیدہ ہے کہ عورت نے گھر کی چار دیواری کو الوداع کہا تاکہ خاندان کی آمدنی دوگنا ہو ، اور واقعی آمدنی تو بہت بڑھ گئی مگر اس سے معیار اخلاق بہت گھٹ گیا] اور آگے چل کر لکھتی ہے :

[تجربات نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ آج نسل نو جس بحران میں مبتلا ہے ، اسے اس سے بچانے اور نکالنے کا صرف ایک راستہ و طریقہ ہے اور وہ طریقہ یہ ہے کہ عورت کو دوبارہ اس کے اصل مقام (گھر) میں واپس لایا جائے]

اسلام نے معاشرے کی تعمیر و ترقی اور تحفظ پر جو توجہ دی ہے اسکی مختلف صورتوں میں سے ہی ایک یہ ہے کہ اس نے زندگی کے تمام شعبوں میں مرد اور عورت کے مابین اختلاط و میل و جول کو ممنوع قرار دے رکھا ہے ، کیونکہ یہ ایک خطرناک وباء ہے جو جس معاشرے میں پھیل جائے اس میں ہر بلاء اور شر و فساد جنم لیتے ہیں ۔

کوئی بھی جرم جس میں کسی کی عزت لوٹی گئی ہو ، عفت و عصمت پر ڈاکہ ڈالا گیا ہو یا عزت و شرف کو داغدار کیا گیا ہو اس جرم کا تانا بانا انہی تاروں سے بنا جاتا ہے ، جو اسلامی نظام عفت و عصمت سے باہر نکل جاتی ہے اور جہاں مرد و زن کے تعلقات کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی کا ارتکاب کیا جاتا ہے ۔ اس چور دروازے سے شیطان داخل ہو جاتا ہے ، اور ایسے لوگوں کو فساد و بگاڑ یا جرائم پیشہ بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے ۔

ایک عینی شاہد کی نصیحت :

آئیے ! عورتوں میں سے اس عورت کی بات سنیں جو مخلوط معاشرے میں زندگی گزار چکی ہے - وہ [مرد و زن کے اختلاط و میل و جول کو روکو] کے زیر عنوان اپنے مقالے میں اپنی ہی ہم جنس لڑکیوں کے تجربات کو بیان کرتے ہوئے لکھتی ہے :

[عرب معاشرہ ہی کامل و سالم ہے اور اس معاشرے کو ہی لائق ہے کہ وہ اپنی ان تعلیمات اور تقالید اور روایات پر کار بند رہے جو نوجوان دوشیزاؤں اور لڑکوں کو معقول حدود کے اندر رہنے کا پابند کرتی ہیں] اور آگے چل کر وہ لکھتی ہے :

[میری یہ نصیحت ہے کہ اپنی تقالید و روایات کو اپنائے رہو اور مرد و زن کے اختلاط و میل و جول کو روکے رکھو اور نوجوان دوشیزہ کی آزادی کو پابندی میں ہی رہنے دو بلکہ حجاب و پردہ کے زمانہ خیر کی طرف ہی لوٹ جاؤ - یہی تمہارے لئے اس اباحت و بے راہ روی ، آزادی و آوارگی اور فحاشی و گندگی سے بہت بہتر ہے -]

پیغامِ حرم :

خبردار ! اہل اسلام اپنے بال بچوں اور زیرکفالت و زیردست لوگوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ و عاقبت اندیشی سے کام لینا چاہیے اور انکی روز مرہ کی زندگی میں ان کے چال چلن پر کڑی نظر رکھنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے زیرنگرانی جو لوگ اور رعایا دے رکھی ہے انہیں انکا مکمل تحفظ کرنا چاہیے - انہیں اس سلسلہ میں کسی بھی قسم کی کوتاہی سے ہر ممکن طریقہ سے بچ کے رہنا چاہیے اور ضلالت و گمراہی کی طرف لے جانے والی سیڑھیوں پر چڑھنا تو دور کی بات ہے ان کے قریب بھی نہیں آنا چاہیے اور نہ ہی فتنے کو آواز دینا چاہیے - اللہ تعالیٰ نے اسی سلسلہ میں فرمایا ہے :

{ اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو - یہ تمہارے اور انکے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے - } (الاحزاب : 53)
اے مسلمانو ! اس دین اسلام کی تعلیمات کا بھرپور خیال رکھیں اور دشمنان دین و معاندین اسلام کی سازشوں سے چوکنا رہیں -

{ سبحان ربك رب العزة عما يصفون و سلام على المرسلين و الحمد لله رب العالمين }